Jude the Obscure

Thomas Hardy

جیوڈ دی اوبسکیور

ٹامس ہارڈی

سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com
Internet Archive
https://archive.org/details/@irfan_irfan

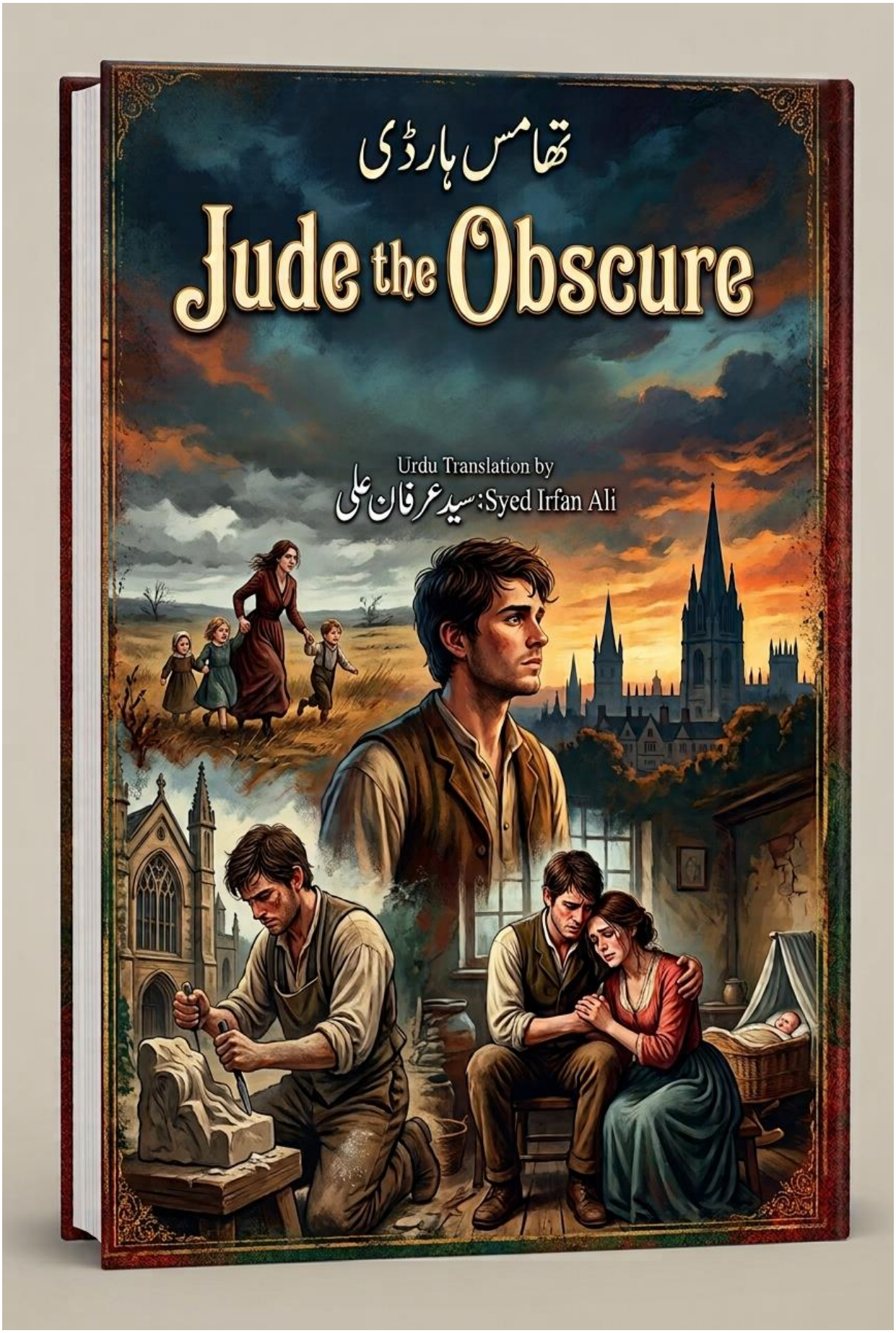
تھامس ہارڈی
Jude the Obscure
Urdu Translation by
Syed Irfan Ali: سید عرفان علی

تاریخ ساز ادب کا سفر ٹامس ہارڈی تک پہنچ گیا

جیوڈ دی اوبسکیور

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

The Medieval Period 455 -1485

Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period 450-1066

Beowulf

Middle English Period 1066-1500

1377

Piers Plowman by William Langland

The Age of Chaucer 1350-1400

1392

The Canterbury Tales

Geoffrey Chaucer

The Renaissance / Reformation 1485-1660

Early Tudor Period 1485-1558

1517

Martin Luther

1530

Sir Thomas Wyatt

Henry Howard, Earl of Surrey

The Elizabethan Age 1558-1603

Sir Philip Sidney 1578 – 1586

1587

Thomas Kyd

The Spanish Tragedy

Christopher Marlowe 1588-1593

William Shakespeare 1588-1613

1590

The Faerie Queene

Poem by Edmund Spenser

The Jacobean Age 1603-1625

Shakespeare's later work
John Donne 1590- 1617
Francis Bacon 1597- 1612.
Ben Jonson 1598- 1614
John Webster 1609- 1624

The Caroline Age 1625-1649

George Herbert,
Robert Herrick
Sons of Ben (devotion to Ben Jonson)

Neo-classical Period 1660-1798

Commonwealth Age / Puritan Age / Age of Milton 1649-1660

John Milton Paradise Lost 1658-1664
Andrew Marvell 1681 To His Coy Mistress

The Restoration Period or The Age of Dryden 1660-1700

John Dryden
William Congreve 1693-1700
John Bunyan - The Pilgrim's Progress - 1678

Augustan Age / Age of Pope 1700-1745

Alexander Pope The Rape of the Lock 1712
Dr. Jonathan Swift Gulliver's Travels 1726
Lady Mary Wortley Montagu 1716
Daniel Defoe 1719-1724
Joseph Addison 1705- 1714
Richard Steele 1701 -1722

Age of sensibility / Age of Johnson 1745-1798

Edmund Burke
Edward Gibbon
Decline and Fall of the Roman Empire 1776-1788.
James Boswell
Dr. Samuel Johnson 1749- 1781
Henry Fielding 1730-1750
Samuel Richardson 1740-1753
Tobias Smollett 1748-1771
Laurence Sterne 1759
William Cowper The Task 1785

Thomas Percy 1765

The Romantic Period1785-1830 or 1800-1850

Coleridge,
Blake,
Keats,
Shelley
Prometheus Unbound 1820
Lyrical drama by Percy Bysshe Shelle

Regency era 1811-1820

Jane Austen,
Sir Walter Scott,
Susan Ferrier,
Maria Edgeworth

Gothic writings1790-1890

Ann Radcliffe,
Lewis, "Monk"
Bram Stoker in Britain.
In America, Gothic writers include
Poe and
Hawthorne.

The Victorian Period 1832-1901

George Eliot 1859-1876
Elizabeth Browning,
Alfred Lord Tennyson,
Matthew Arnold,
Robert Browning,
Charles Dickens,
Brontë sisters 1846-1857
Thomas Hardy 1871-1891

1895

جیوڈ دی اوبسکیور

Thomas Hardy

Desperate Remedies	(1871)
Under the Greenwood Tree	(1872)
A Pair of Blue Eyes	(1873)
Far From the Madding Crowd	(1874)
The Hand of Ethelberta	(1876)
The Return of the Native	(1878)
The Trumpet-Major	(1880)
A Laodicean	(1881)
Two on a Tower	(1882)
The Mayor of Casterbridge	(1886)
The Woodlanders	(1887)
Tess of the D'Urbervilles	(1891)
The Well-Beloved	(1892)
Jude the Obscure	(1895)

Thomas Hardy Poetry

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹیس آف دی ڈربرولز

میئر آف کاسٹر برج

ریٹرن آف دی نیٹو

فار فرام دی میڈنگ کراؤڈ

انڈر دی گرین ووڈ ٹری ووڈ لینڈرز

جیوڈ دی اوبسکیور آپیئر آف بلیو آئیز

ویل بی لوڈ ٹرمپٹ میجر

ہارڈی کی عظیم شاعری

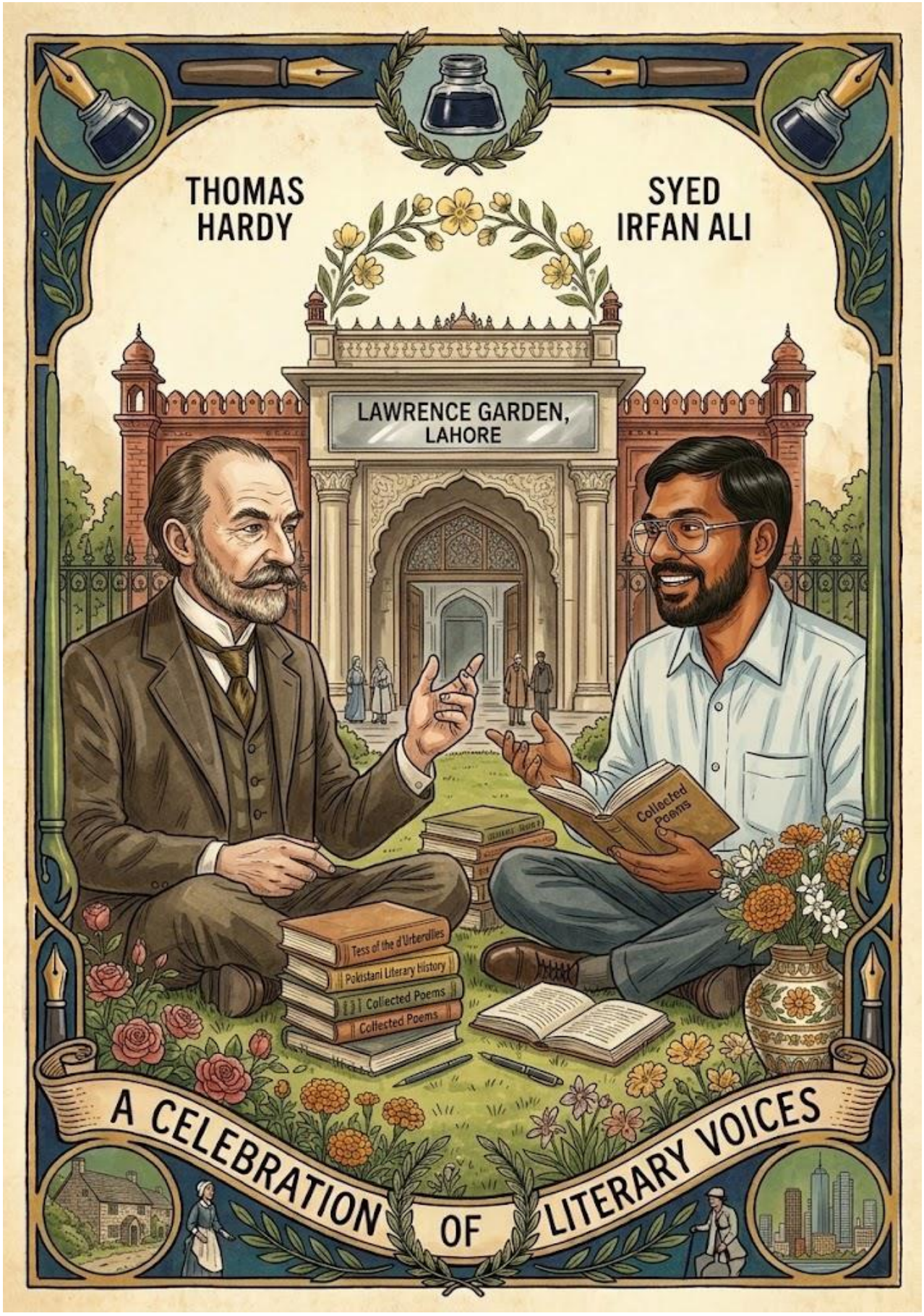
THOMAS HARDY
SYED IRFAN ALI
LAWRENCE GARDEN, LAHORE
Collected Poems
Tess of the d'Urbervilles
Pakistani Literary History
Collected Poems
Collected Poems
A CELEBRATION OF LITERARY VOICES

Jude the Obscure
Jude Fawley
Sue Bridehead
Arabella Donn
Little Father Time
Richard Phillotson

ناول کے کردار

Jude Fawley	جیوڈ	میری گرین کا رہائشی ہمارا ہیرو۔ غربت کے باوجود یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کا خواہش مند۔ سنگ سازی۔ پتھروں کو تراشنے کا ماہر تعمیرات۔
(Sue)Susanna Bridehead	سیوٗ	جیوڈ کی کزن۔ جیوڈ اس سے محبت کرتا ہے مگر وہ فلوٹ سن سے شادی کرتی ہے۔
Arabella Donn	ایرابیلا	جیوڈ کی پہلی بیوی۔ جیوڈ سے فلرٹ کرتے ہوئے شادی پر مجبور کیا۔ شراب خانے اور دوسرے آدمیوں کے ساتھ تعلقات کو پسند کرتی ہے۔ جیوڈ نے اس سے دو مرتبہ شادی کی اور درمیان میں ایرابیلا نے کارلیٹ سے بھی شادی کی۔
Richard Phillotson	فلوٹسن	جیوڈ کے استاد۔ اعلی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند۔ انہوں نے ہی جیوڈ کو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کا احساس دلایا۔ سیوٗ سے شادی کی۔
Aunt Drusilla	آنٹی	جیوڈ کی آنٹی جس نے جیوڈ کی پرورش کی۔
Little Father Time (Little Jude)	لٹل فادر ٹائم	جیوڈ اور ایرابیلا کا بیٹا۔ آسٹریلیا میں ایرابیلا کے والدین نے پرورش کی۔ اگرچے بہت چھوٹا بچہ ہے مگر دماغ بالغ لوگوں کی طرح سوچتا ہے۔ سنجیدہ۔
Physician Vilbert	عطائی حکیم	جعلی عطائی ڈاکٹر۔ بن ٹھن کر رہنے کی خواہش ہے مگر کپڑے عجیب و غریب نظر آتے ہیں۔ لوگوں کو اپنی جعلی ادویات فروخت کرتا ہے۔
Mrs. Edlin	مسز ایڈلن	جیوڈ اور سیوٗ کی دوست۔ بیوہ عورت۔ جیوڈ کی آنٹی کے گھر کے نزدیک رہائش ہے اور آنٹی کا اس کی بیماری اور آخری وقت میں بہت خیال رکھتی ہے۔
Mr. Donn	مسٹر ڈون	ایرابیلا کے والد۔
Anny and Sarah	اینی	ایرابیلا کی سہیلیاں۔ ایرابیلا کو مشورہ دیتی ہیں کہ جیوڈ کو قریب آنے دو۔ اسے کہہ دو کہ اسکے بچے کی ماں بننے والی ہو۔ یہ سن کر وہ تم سے شادی کرنے پر مجبور ہو گا۔
Cartlett	کارلیٹ	آسٹریلیا میں ایرابیلا اس سے شادی کر لیتی ہے۔

George Gillingham	جارج	فلوٹسن کا دوست۔ شاسٹن میں ٹیچر ہے۔
Tinker Taylor	ٹنکر ٹیلر	لوہے کی چیزیں تیار کرنے والا۔ جیوڈ اس کے ساتھ شراب پیتا ہے۔
Challow	قصائی	جیوڈ اور سیئو اپنا سور زبح کروانے کے لئے بلاتے ہیں۔
Miss Fontover	مالک مکان	کرائسٹ منسٹر میں جیوڈ سے ملاقات سے پلے سیئو اسکے پاس بطور کرایہ دار رہتی تھی۔ پرانے خیالات کی قدامت پسند عورت۔
Miss Tracely	ہیڈ مسٹریس	میلکیسٹر کے ٹیچرز ٹریننگ کالج کی سخت ہیڈ مسٹریس۔

پہلا حصہ

Part I: At Marygreen

ماسٹر صاحب گاؤں چھوڑ کر جانے لگے تو ان کی اچھی عادات کی وجہ سے ہر انسان افسردہ تھا۔

گیارہ سالہ طالبعلم جیوڈ نے ان کے جانے کو سب سے زیادہ محسوس کیا۔

پوچھنے لگا، سر رچرڈ، آپ Christminster کیوں جارہے ہیں؟

ماسٹر صاحب نے شفقت سے جواب دیا کہ وہاں پر یونیورسٹی ہے، میں اعلی تعلیم حاصل کر کے چرچ میں شمولیت اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ اور پھر جاتے ہوئے ج جیوڈ کو تاکید کی کہ اچھی طرح پڑھائی کرے اور جانوروں کے ساتھ رحم دلی سے پیش آئے۔ Christminster کبھی آؤ تو مجھ سے ضرور ملاقات کرنا۔

جیوڈ اداسی سے انہیں جاتا ہوا دیکھتا رہا، آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ جس کے بعد وہ کنویں سے پانی نکالنے چلا گیا۔ چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے اس کے لئے یہ مشکل کام تھا مگر بالٹی بھر کے اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔ جہاں اس کی آنٹی گاؤں کی چند دوسری عورتوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھیں کہ کم عمری میں ہی اسے پڑھائی کا بہت شوق ہے۔ اپنے بارے میں گفتگو دلچسپی سے سنی۔

بعد میں اپنی آنٹی کے بیکری کا سامان بنانے کے کمرے میں گیا، اس کے ناشتے کے لئے کیک تیار کیا گیا تھا۔

جیوڈ فارغ اوقات میں کسان Mr. Troutham کے کھیتوں میں پرندے اڑانے کا کام کرتا تھا، تاکہ پرندے فصل کو خراب نہ کریں۔ وہاں گیا۔ کچھ دیر پرندوں کو اڑانے کے بعد ان پر رحم آگیا۔ دراصل اس نے پرندوں کی حالت بھی اپنی طرح کی ہی محسوس کی، جنہیں تمام دنیا میں کوئی محبت نہیں کرتا تھا۔

کہنے لگا، "میرے ننھے پیارے پرندو، تمہیں کھانا کھانے کی آزادی ہے"۔

کسان قریب ہی موجود تھا، یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سخت غصے میں آگیا۔ جیوڈ کو پکڑا اور خوب مارا پیٹا۔

اسے آخری اجرت پکڑاتے ہوئے حکم دیا کہ آئندہ ادھر نظر نہ آنا۔

وہ بلند آواز سے روتے ہوئے اپنے گھر کی جانب جارہا تھا۔

قدرت کا یہ فلسفہ اس کا ذہن سمجھنے سے قاصر تھا کہ اس نے تو کمزور مخلوق کے ساتھ رحم دلی کی،

مگر جواب میں اتنا برا سلوک اس کے ساتھ کیوں کیا گیا۔

Christminster جہاں اس کے ماسٹر صاحب گئے تھے، اس کی سوچوں کا مرکز تھا۔ اس کی امیدوں اور آرزوؤں کا شہر۔ ایک روز ایک آدمی سے دریافت کیا کہ وہ شہر کس طرف ہے۔ آدمی نے شمال مشرق کہتے ہوئے اسی طرف اشارہ کیا جس طرف جیوڈ کو مار پڑی تھی، اس کی بے عزتی کی گئی تھی۔ مگر پھر بھی اس جانب سفر کرنا شروع کر دیا۔ پہلی مرتبہ گاؤں سے کافی دور نکل آیا۔ گودام Brown House تک پہنچ گیا، جس کے ساتھ ایک سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ اس پر چڑھا تو دیکھا کہ چھت پر دو آدمی اس کی مرمت کر رہے ہیں۔ ان سے بھی Christminster کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ خراب موسم میں وہ یہاں سے نظر نہیں آتا۔ جیوڈ کو جب پتہ چلا کہ دھند ختم ہونے کے بعد اس جگہ سے اپنی سوچوں کے مرکز شہر کو دیکھ سکتا ہے تو شام تک وہاں بیٹھا رہا۔ شام کو واقعی دھند ختم ہوگئی اور اسے دور اپنے پسندیدہ شہر کی جھلک نظر آنے لگی۔ ذہن میں اندازہ لگانے لگا کہ شہر کے کس حصے میں، کس جگہ پر، اس کے پیارے ماسٹر صاحب موجود ہو سکتے ہیں۔ بالآخر

جب ہر طرف اندھیرا چھانے لگا تو جیوڈ نے واپس اپنے گھر کی راہ لی۔

Dr. Vilbert اپنے عجیب و غریب لباس اور چیزوں کے ساتھ جب علاقے میں گھومتے تو لوگوں کو ہنسنے کا موقع مل جاتا۔ جیوڈ نے انہیں بتایا کہ اسے لاطینی اور یونانی زبان سیکھنے کا شوق ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے جیوڈ کو بتایا کہ کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے پہلے گرائمر سیکھنی پڑتی ہے اور وہ اسے گرائمر کی کتابیں دے دیں

گے۔ دراصل ڈاکٹر تو اپنی مصنوعات golden ointments, life drops, and female pills کی مشہوری کا خواہشمند تھا۔ اس کا دعوی تھا کہ اس کی دوائیں بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہیں۔

دواؤں کی مشہوری کے لئے جیوڈ اس کے کام آسکتا تھا، مگر اس نے حامی نہ بھری۔ ڈاکٹر نے کہا کوئی بات نہیں، میں تمہیں پھر بھی گرائمر کی کتابیں تحفہ کے طور پر دے دوں گا۔ مگر اس نے اپنا وعدہ کبھی وفا نہ کیا۔ یہ پہلا جھوٹ اور دھوکا تھا جو جیوڈ کو دیا گیا اور تمام زندگی اس نے یاد رکھا۔

جیوڈ کے ماسٹر صاحب ایک بڑا پیانو اپنے ساتھ نہ لے جا سکے تھے جو اس کی آنٹی کے گھر میں رکھ دیا گیا تھا۔ جب ماسٹر صاحب نے وہ منگوایا تو جیوڈ کو موقع مل گیا کہ خط کے ذریعے اپنے پیارے ماسٹر صاحب سے گرائمر کی کتابوں کی فرمائش کر سکے۔ خط لکھا اور پیانو کے اندر رکھ دیا۔ ہر روز انتظار کرتا، بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور ماسٹر صاحب نے واقعی اسے گرائمر کی کتابیں بھیجوا دیں۔ کتابیں چھوٹی تھیں مگر جلد ہی جیوڈ کو احساس ہو گیا کہ یہ تو بہت مشکل ہیں۔

ہمت والا محنتی بچہ، زیادہ سے زیادہ اپنی آنٹی کی مدد بھی کرتا جو بیکری کا سامان تیار کرتی تھیں۔ گاؤں اور ارد گرد کے علاقے میں بھی ڈبل روٹی پہنچاتا مگر پڑھنے لکھنے کا جنون ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا۔ کام کے دوران بھی کتابیں اس کی ساتھی ہوتیں، اتوار کے دن نزدیک کے تمام گرجوں میں جا کر وہاں لکھی گئی لاطینی کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرتا۔ مگر اس کی سب سے بڑی خواہش تو علم اور روشنی کے شہر Christminster میں جانے کی تھی۔ مگر وہاں جانے کے لئے تو رقم کی ضرورت تھی، چنانچہ Alfredston میں ایک سنگ تراش کے پاس کام سیکھنا شروع کر دیا اور عمر کے انیسویں سال تک پہنچ گیا۔ اپنی کارکردگی اور علم سے مطمئن تھا۔ ریاضی اور الجبرا سیکھنے کے ساتھ ساتھ یونانی ریاضی دان Euclid کی بہت سی کتابیں ختم کر چکا تھا اور اسے بہت امید تھی کہ ایک دو سالوں میں Christminster جانے کے قابل ہو جائے گا۔

انہی سوچوں کے ساتھ بہت خوش ایک ہفتے کے دن Alfredston میں کام کے بعد تین بجے اپنے گاؤں واپس آ رہا تھا، جب کوئی نرم اور ٹھنڈی چیز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ جھاڑیوں کے قریب سے گزر رہا تھا جس کے قریب ہی ایک ندی بہتی تھی۔ اسے احساس ہوا کہ ندی سے لڑکیوں کے ہنسنے کی آواز آ رہی ہے، نزدیک ہی تین نوجوان لڑکیاں ذبح کئے ہوئے خنزیر کی آنتیں دھو رہی تھیں۔ جیوڈ نے طنزیہ لہجے میں ان کا شکریہ ادا کیا تو ہنستے

ہوئے ہر ایک لڑکی کہنے لگی کہ اس نے تو وہ نہیں پھینکی۔ جیوڈ کو ان میں سے Arabella Donn بہت حسین نظر آئی، لڑکی نے بھی جیوڈ کو پسند کیا۔ اور دونوں نے اگلے اتوار کو ملاقات کی حامی بھر لی۔

اتوار آئی، جیوڈ نے کتابیں کھول کر پڑھنا شروع کیا مگر بار بار دھیان میں وہ حسین لڑکی آ رہی تھی۔ بالآخر اس سے ملنے کے لئے چلا گیا۔ جب اس کے حسن کو دیکھا تو اس کے پاس آنے کے فیصلے پر خوشی محسوس کی۔ دونوں آہستگی کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے گودام Brown House تک پہنچ گئے۔ نزدیکی قصبے سے آگ کے شعلے بلند ہوتے ہوئے نظر آئے تو سوچا کہ وہاں جا کر دیکھتے ہیں۔ چلنا شروع کر دیا مگر وہ جگہ بہت دور تھی۔ وہاں تک پہنچ گئے مگر اس وقت تک آگ بجھ چکی تھی۔ تھکن کی وجہ سے ایک سستے ہوٹل میں بیٹھ کر مشروب پیا۔ ایرابیلا نے اسے ناپسند کرنے کے باوجود پی لیا۔ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے واپسی کا سفر کرتے ہوئے ایک دوسرے کو پیار کیا۔ جب گھر واپس پہنچا تو اس کی آنٹی سو چکی تھی۔ بلکہ ہر چیز اس کی غفلت کی وجہ سے اس پر طنز کرتی دکھائی دے رہی تھی۔

جیوڈ کے خیالوں میں ایرابیلا رہنے لگی۔ اس کے گھر گیا جہاں وہ اپنی خنزیروں کو بھاگ دوڑ کر کے جمع کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جیوڈ نے اس کی مدد کی اور درمیان میں اسے پکڑ کر پیار بھی کر لیا۔ کچھ دیر بعد ایرابیلا خدا حافظ کہہ کر اپنے گھر میں چلی گئی۔

اتوار کے دن دوبارہ جیوڈ نے پڑھائی کرنے کے بجائے ایرابیلا کے ساتھ وقت گزارا۔ سیر کرنے کے بعد گھر واپس آئے تو وہاں کوئی نہیں تھا، دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب بیٹھے رہے۔ جیوڈ نے اسے پیار کرنے کی کوشش کی تو وہ بھاگ کر ایک اندھیرے کمرے میں چلی گئی۔ جیوڈ بھی تیزی سے اس کے پیچھے گیا اور اب وہ کمرے میں اکیلے تھے۔

بعد میں جب اپنی سہیلیوں سے کہا کہ وہ جیوڈ کو پسند کرتی ہے مگر وہ اعلی تعلیم کے لئے Christminster جانے کا خواہش مند ہے۔ جس پر اس کی سہیلیوں نے اسے مشورہ دے دیا کہ اگر چاہتی ہو کہ وہ تمہارے قابو میں آ جائے تو اسے کہہ دو کہ تم اس کے بچے کی ماں بننے والی ہو۔ جیسے ہی جیوڈ کو یہ بات بتائی تو اس نے ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے Christminster جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے شادی کے لئے حامی بھر لی۔ علاقے کے لوگوں کے لئے یہ حیرت انگیز بات تھی، ان کے خیال میں جیوڈ ایک پڑھا لکھا لڑکا تھا۔ اچھے ذہن کی وجہ سے یہ ترقی کر سکتا تھا۔ گاؤں کی ایک معمولی لڑکی سے شادی کرنا علاقے کے لوگوں کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ اس کی

آنٹی نے بھی اس بات کو پسند نہ کیا۔ شادی کا کیک تو تیار کر دیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ آج کے بعد میں تمہارے لئے کچھ اور کرنے سے قاصر ہوں گی۔ جیوڈ بھی جلد ہی اپنی بیوی کی مصنوعی حرکات کو ناپسند کرنے لگا۔ سر پر مصنوعی بال لگاتی، مصنوعی میک اپ اور اپنی باتوں اور حرکتوں سے بالکل بھی تہذیب یافتہ نظر نہ آتی۔ دراصل جیوڈ کے لئے جو پھندا تیار کیا گیا تھا اس میں وہ پھنس چکا تھا۔

دونوں نے ایک خنزیر کو پالا، موٹا تازہ ہونے کے بعد اسے ذبح کرنے کا فیصلہ کیا۔ بیوی کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے جیوڈ نے پانی گرم کر لیا۔ سید عرفان علی ڈوٹ کوم۔ قصائی نے آنا تھا مگر وہ نہ آیا۔ جیوڈ کا خیال تھا کہ پھر کسی دن اسے ذبح کر لیا جائے گا مگر بیوی نے کہا یہ کام آج ہی کیا جائے گا اور وہ اس کی مدد کرے گی۔ بیوی نے شوہر سے کہا کہ گلہ آہستہ آہستہ کاٹنا ہے تاکہ آہستہ آہستہ تمام خون جسم سے نکل جائے۔ مگر جیوڈ نے تیزی سے گلا کاٹا جس سے خون فوارے کی طرح نکلا۔ جیوڈ نے خود بھی شرمندگی محسوس کی کہ وہ مردوں کی طرح بہادر اور ہمت والا نہیں ہے۔ جبکہ بیوی نے بھی کہا کہ وہ نرم دل، بے وقوف انسان ہے۔

آہستہ آہستہ دونوں کو ہی احساس ہوتا رہا کہ ان کی عادات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جب بھی موقع ملتا اس کی بیوی اس سے لڑنے کی کوشش کرتی، اس کی کتابوں کو ناپسند کرتی۔ ایک دن اسی طرح بیوی کے برا بھلا کہنے کے بعد وہ اپنا گھر چھوڑ کر آنٹی سے ملاقات کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو بیوی گھر میں موجود نہ تھی۔ تلاش کرنے پر بھی وہ نہ ملی۔ تین دن کے بعد اس کا خط ملا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ آسٹریلیا جا رہی ہے۔ جیوڈ نے خط کا جواب دیا کہ اسے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میاں بیوی میں علیحدگی ہو چکی تھی۔

دوسرا حصہ

Part Second: At Christminster

ایرابیلا کو گئے ہوئے تین سال گزر چکے ہیں، جیوڈ میں بھی کافی تبدیلی آچکی ہے۔ سنجیدہ، صحت مند نوجوان، سنگ تراش، سر کے کالے بالوں کے ساتھ کالی داڑھی بھی رکھ لی ہے۔ Christminster میں آچکا ہے۔ اس شہر میں آکر وہ خوشی محسوس کر رہا تھا۔ ذہن میں یہ بات موجود تھی کہ اس کے سکول ماسٹر سر رچرڈ فلوٹسن کے

ساتھ اس کی خوبصورت رشتہ دار کزن Sue Bridehead بھی اسی شہر میں رہائش پذیر ہے۔ آنٹی کے گھر میں اس کی تصویر دیکھی تھی، جنہوں نے بتایا تھا کہ یہ اب Christminster میں ہی کسی جگہ رہتی ہے۔ Beersheba میں رہائش اختیار کی۔ دل میں بہت خوشی محسوس کرتے ہوئے اپنے خوابوں کے شہر کو دیکھنے نکل گیا۔ مکمل اندھیری رات میں تیز ہوا سرگوشیاں کر رہی تھی، اندھیرے میں سفر کرتے ہوئے قدیم درسگاہوں وہ دیکھا، ان کی بجتی ہوئی گھنٹیوں کو سنا۔ کیونکہ اس کا پیشہ بھی پتھر سے تعمیرات کرنا تھا اس لئے ان پرانی عمارات کو چھو کر دیکھتا، تعمیرات کا مشاہدہ کرتا۔ اسے اپنے پیشے stone-mason کی اچھی نوکری مل گئی۔ دن کے وقت شہر کی قدیم اور شاندار عمارات کے پتھروں کے کام کی مرمت کرتا اور رات کو پوری دلجمعی کے ساتھ پڑھائی۔ پوری خواہش تھی کہ یونیورسٹی میں داخلہ لے گا، مگر اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ کس طرح ممکن ہو گا۔ آنٹی نے اس کی کزن سیوٗ کی تصویر اسے بھجوا تو دیں مگر اس درخواست کے ساتھ کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے دور ہی رہے تو بہتر ہے۔ بتایا کہ سیوٗ کے والد لندن چلے گئے تھے مگر یہ لڑکی خود کسی فنکار کی دکان میں ملازمت کرتی ہے، جہاں مذہبی اشیاء فروخت ہوتی ہیں۔ سیوٗ کی تصویر کو کمرے میں لگا لیا جسے دیکھ کر تنہائی دور ہوتی۔ اپنے خاندان اور اپنائیت کا احساس ہوتا، مختلف دکانوں میں جا کر اسے تلاش بھی کرتا۔ اور ایک دن وہاں سے ایک دکان میں بیٹھی ہوئی نظر آ گئی، کسی دھات کو کھرچ کر تحریر لکھ رہی تھی، تو یقینی طور پر اس کی کزن ہی تھی۔ کیونکہ اس کے باپ کا بھی یہی پیشہ تھا۔ جیوڈ نے اس سے گفتگو کرنے سے پرہیز کیا، ایک تو اس کے آنٹی نے اس چیز سے منع کیا تھا اور دوسرے لباس بھی صاف نہیں تھا۔ جب کہ وہ لڑکی بہت خوبصورت تھی، ایک جھلک میں ہی اس لڑکی کو پسند کر چکا تھا اس لئے وہ اس کے خیالوں میں آتی رہی۔

کچھ ہفتوں کے بعد جب جیوڈ ایک کالج کی عمارت کے پتھروں پر کام کر رہا تھا تو وہی لڑکی اس کے قریب آ کر اسے دیکھنے لگی۔ پتلی، نازک سی، بہت خوبصورت، رحم دل مگر کچھ گھبرائی ہوئی۔ پھر شرماتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ جیوڈ کے دل میں اس کی محبت پروان چڑھ رہی تھی۔ آنٹی کے منع کرنے کے باوجود اس نے ملاقات کرنے کا فیصلہ کر لیا، مگر اسے علم تھا کہ وہ تو شادی شدہ ہے اس لئے زیادہ قریبی تعلقات استوار نہیں کر سکتا۔ اسے یہ بھی علم تھا کہ ان کے خاندان Fawley میں جو شادیاں کی جاتی ہیں، رشتے دار آپس میں جو شادیاں کرتے ہیں، ان کا اختتام اچھا نہیں ہوتا۔ کچھ دن بعد ایک مرتبہ پھر اسے سیوٗ نظر آئی جو اپنی بوڑھی مالکن کے ساتھ تھی۔ مگر جیوڈ کی ہمت نہیں پڑی کہ اپنا تعارف کروائے۔ جیوڈ سوچ رہا تھا کہ زندگی کا مقصد صرف یہ تو نہیں کہ

کام کرتے رہو محبت کی بھی ضرورت ہوتی ہے. مگر نہیں مجھے کسی عورت سے تعلقات قائم نہیں کرنے چاہیئیں، میں تو شادی شدہ ہوں۔ جتنا زیادہ سیوٗ کے خیالات سے دور رہنے کی کوشش کرتا اتنی ہی زیادہ وہ اس کی سوچوں میں موجود ہوتی۔ اس سے ملنے کی تمنا کرتا، کبھی چرچ میں جا کر اسے دیکھتا تو چرچ کے روحانی ماحول میں وہ دل میں اور زیادہ جگہ بنانے لگتی۔

سیوٗ کی بھی کچھ عجیب عادت تھی، کچھ جذباتی، کچھ گھبرائی ہوئی۔ ایک مرتبہ سیر کے دوران اسے پلاسٹک کے مجسمے بھی بکتے ہوئے نظر آئے تو فوری طور پر Venus اور Cupid کے مجسمے خرید لئے۔ پتوں وغیرہ میں انہیں لپیٹ لیا۔ یہ خریداری اس کے لئے ایک کارنامہ تھی۔ اپنی گھبراہٹ کی عادت کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔ جلدی سے اپنے کمرے میں گئی اور ایک صندوق میں انہیں تالا لگا کر بند کر دیا۔ سوچتی رہی کب موقع ملے اور انہیں دیکھے۔ رات کے وقت جب کوئی مداخلت نہیں کر سکتا تھا، انہیں نکالا، میز اس پر رکھا۔ دونوں کے پاس ایک موم بتی روشن کی، انہیں بے انتہا خوشی کے ساتھ دیکھتی رہی۔

جیوڈ اپنے فن میں ماہر تھا، اپنے کام سے لطف اندوز بھی ہوتا۔ کیونکہ سیوٗ خیالوں میں رہتی اس لئے اس سے ملاقات کا فیصلہ کر لیا۔ خط لکھ کر اس سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور دونوں میں ملاقات ہو گئی۔ جس کے دوران جیوڈ نے اپنے ماسٹر صاحب Richard رچرڈ کا تذکرہ کیا تو سیوٗ نے کہا کہ وہ انہیں جانتی ہے، ابھی بھی سکول ماسٹر ہی ہیں۔ یہ سن کر جیوڈ کے دل کو چوٹ لگی چہرہ اداس ہو گیا۔ جب اتنے قابل استاد ترقی نہیں کر سکے تو اس کی کیا حیثیت تھی۔ سیوٗ جیوڈ کو لے کر ان کے پاس چلی گئی، بہت عرصہ ہونے کی وجہ سے ماسٹر صاحب نے ان دونوں کو نہیں پہچانا۔ مگر جب پہچان لیا تو بہت گرم جوشی سے ملے۔ سیوٗ پر پابندی تھی کہ رات ہونے سے پہلے اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے۔ واپسی کے سفر کے دوران اس نے جیوڈ کو بتایا کہ وہ اپنے کام سے خوش نہیں ہے۔ جیوڈ نے اسے مشورہ دیا کہ استاد رچرڈ صاحب کی مدد سے اسے بھی ٹیچر بن جانا چاہیئے۔ اس تجویز پر سیوٗ نے خوشی کا اظہار کیا۔ جیوڈ نے بعد میں استاد صاحب سے بات کی تو انہوں نے فوری طور پر سیوٗ کو ملازمت پر رکھوانے کی حامی بھر لی اور پھر اسے اپنے سکول میں ٹیچر رکھ لیا۔ کیونکہ اسے پہلے بھی پڑھانے کا تجربہ تھا۔

ایک دن بچوں کو نمائش میں لے کر جانا تھا وہ قطار بنائے چل رہے تھے۔ جن کے پیچھے سیوٗ تھی اور سب کے پیچھے استاد رچرڈ۔ قدیم یروشلم شہر کا ماڈل تیار کیا گیا تھا، جس کا ہمدرد اور نیک نظر آنے والا مالک اس عظیم شہر کے مختلف حصوں کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا۔ سیوٗ نے کہا کہ یہ خیالی شہر لگ رہا ہے، جس پر استاد رچرڈ نے کہا

کہ نہیں یہ بالکل حقیقی بنایا گیا ہے۔ سیوٗ نے دیکھا کہ جیوڈ بھی وہاں پر موجود ہے تو اس کے پاس چلی گئی اور دونوں اس دن باتیں کرتے رہے۔ جیوڈ نے بتایا کہ میری گرین میں موجود آنٹی کی صحت خراب ہے، بستر سے بھی اٹھنے سے قاصر ہیں اور اگلے اتوار کو وہ انہیں دیکھنے جا رہا ہے۔ اتوار کے دن وہاں پہنچ گیا اور آنٹی کے آرام کے لئے انتظامات کرتا رہا۔ بیکری نزدیکی ہمسایہ کو بیچ دی گئی مگر آنٹی نے اسے کہا کہ تمہیں ایرابیلا کے ساتھ اچھا رویہ رکھنا چاہیئے تھا۔ واپسی کے وقت دل اداس تھا۔

اگلے کچھ ہفتوں میں اس نے قدیم عمارات کے مالکوں کو خطوط لکھے کہ کس طرح ان میں بہتری کی گنجائش ہے۔ مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اب وہ محسوس کر گیا تھا کہ شہر کی زندگی کو جتنا خوشگوار تصور کر رہا تھا اتنی وہ نہیں ہے۔ ایک دن شدید ذہنی دباؤ میں بہت زیادہ شراب نوشی کی۔ اس حالت میں سیوٗ کی رہائش گاہ کی طرف گیا، کھڑکی کو بجایا، کزن کمرے میں لے کر آئی مگر وہ فوری طور پر گہری نیند سو گیا۔ صبح اٹھا تو اپنی ناکامی کا شدید احساس محسوس کرتے ہوئے ایسے لگا جیسے جہنم میں موجود ہو۔ ایک طرف محبت میں ناکامی، دوسری طرف زندگی میں بلند مقام حاصل کرنے میں ناکامی۔ خاموشی سے اپنی کزن سے ملاقات کئے بغیر وہاں سے چلا گیا۔

تیسرا حصہ

Part III: At Melchester

سیوٗ کو ایک سکالرشپ ملی اور رچرڈ کے مشورے پر Melchester کے ایک مذہبی کالج میں ٹریننگ حاصل کرنے چلی گئی۔ مگر وہاں کے ماحول کو سخت ناپسند کیا۔ جیوڈ کی بھی خواہش تھی کہ اس جگہ جائے، شاید اچھی نوکری کا انتظام ہو جائے۔ اسے چرچ میں پادری کی نوکری اختیار کرنے کا بھی مشورہ دیا گیا تھا۔ ایک دن سیوٗ کا خط ملا کہ وہ بہت تنہائی محسوس کر رہی ہے، جیوڈ کو وہاں آنے کا کہا۔ وہ فوری طور پر وہاں پہنچ گیا۔ دونوں ایک ساتھ کھانا کھانے گئے۔ سیوٗ نے بتایا کہ ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد Mr. رچرڈ اس کے لئے کسی اسکول میں ایک اچھی نوکری کا انتظام کر دیں گے۔ جیوڈ نے کہا کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ تم رچرڈ میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی لے رہی ہو مگر وہ تو عمر میں کافی بڑے ہیں۔ پہلے تو سیوٗ نے کہا ایسی کوئی بات نہیں مگر پھر بتا دیا کہ دو سال

کے بعد وہ دونوں شادی کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں، پھر کسی بڑے شہر میں جا کر ایک ساتھ تعلیم دینا شروع کریں گے۔ سید عرفان علی ڈوٹ کوم۔

جیوڈ کی بھی خواہش تھی کہ چرچ میں شمولیت اختیار کرے۔ ایک چرچ میں نوکری کرنے کے ساتھ مذہب کی تعلیمات بھی حاصل کرنا شروع کر دیں تا کہ پادری بن سکے۔ ایک روز سیوٗ کے ساتھ سیر کرتے ہوئے بہت دور نکل گیا، ایک چرواہے سے واپسی کا راستہ پوچھا تو اس نے کہا رات ہونے والی ہے آپ بہت دور نکل آئے ہیں، بہتر ہے رات میرے ساتھ گزار لیں۔ دوسرے دن سیوٗ کا کالج بہت زیادہ مذہبی ہونے کی وجہ سے اس کے خلاف ہو چکا تھا، اسے سزا دینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ پریشانی کی حالت میں وہ گھبرا کر کالج سے فرار ہو گئی۔ بارش میں بھیگتے ہوئے جیوڈ کے گھر تک پہنچ گئی۔ جیوڈ نے کہا کہ مالکن سے اس کا لباس لے آتا ہوں تا کہ کپڑے تبدیل کر لو۔ مگر سیوٗ نے کہا کہ اس کو میری موجودگی کے بارے میں علم نہیں ہونا چاہیئے۔ رات کے وقت دونوں اپنے ماضی کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ سیوٗ بتانے لگی کہ Christminster میں ایک طالب علم سے اس کی دوستی ہوئی تھی، دونوں نے بہت اچھا وقت ایک ساتھ گزارا۔ مگر پھر وہ کہنے لگا کہ اسے مجھ سے محبت ہے جب کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی تھی۔ مگر پھر وہ دو تین سال بعد مر گیا۔ جیوڈ حیران تھا کہ یہ کتنی آزاد خیال لڑکی ہے۔ کہنے لگا کے تمہارے تو فرانسیسی فلاسفر Voltaire کی طرح کے خیالات ہیں۔ وہاں سے جانے سے پہلے کہنے لگی جیوڈ مجھے علم ہے کہ تم مجھ سے محبت کر رہے ہو مگر میں تمہیں مشورہ دوں گی کہ صرف مجھے پسند کرو محبت کی اجازت نہیں ہے۔ جانے کے بعد دوسرے دن اس کا خط ملا جس میں لکھا تھا کہ ٹھیک ہے تم اگر چاہو تو مجھ سے محبت کر سکتے ہو۔ جیوڈ نے اسے مثبت جواب دیا، مگر جب کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو اسے ملنے چلا گیا۔ سیوٗ کہنے لگی کہ ہمیں ایک دوسرے سے ملاقاتیں نہیں کرنی چاہیئیں کیونکہ لوگ باتیں بنانے لگے ہیں۔ لیکن بعد میں خط کے ذریعے اپنے سخت الفاظ پر معافی کی خواستگار ہوئی۔

استاد رچرڈ نے جیوڈ سے سیوٗ کے ماضی کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی خاص تعلقات نہیں ہیں۔ لیکن سیوٗ اب استاد رچرڈ کے بجائے جیوڈ میں دلچسپی لے رہی تھی، جس نے بھی اپنے ماضی کے بارے میں کھل کر بتا دیا کہ وہ پہلے سے ہی شادی شدہ ہے۔ سیوٗ نے سخت غصے کا اظہار کیا کہ تم میرے ساتھ جھوٹ بولتے رہے ہو، مجھے دھوکہ دیتے رہے ہو۔ دو دن کے بعد خط لکھ کر بتا دیا کہ کچھ دن بعد ہی رچرڈ کے ساتھ شادی کر رہی ہے۔ خواہش کا اظہار کیا کہ اس کی رخصتی جیوڈ کے گھر سے ہی ہونی چاہیئے۔ دس دن پہلے اس

کے گھر میں رہنے آگئی اور مقررہ تاریخ کو رچرڈ کے ساتھ شادی ہوگئی۔ جیوڈ کا اب اس علاقے میں رہنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا، اطلاع ملی کہ اس کی آنٹی کی صحت بہت ہی زیادہ خراب ہوچکی ہے تو Marygreen جانے کا فیصلہ کر لیا۔ سیوٗ کو بھی لکھا کہ آخری وقت میں اسے بھی Aunt Drusilla سے ملاقات کر لینی چاہیئے۔

کام کے لئے Christminster گیا۔ ایک شراب خانے میں ہی موجود تھا، جب اسے اپنی پرانی بیوی Arabella نظر آگئی۔ دونوں کی ملاقات ہوئی اور اس نے بتایا کہ تین ماہ پہلے ہی آسٹریلیا سے آئی ہے۔ اپنی منزل پر جانے کے بجائے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا۔ دونوں نے رات ایک ہوٹل میں گزاری، Arabella نے بتایا کہ سڈنی میں ایک ہوٹل کے مالک سے اس کی شادی ہوگئی تھی۔ دونوں جدا ہوئے تو جیوڈ کو سیوٗ نظر آگئی۔ اب دونوں نے ایک ساتھ آنٹی کے پاس جانے کا فیصلہ کیا، سیوٗ نے بتایا کہ اس نے رچرڈ سے شادی کا بالکل غلط فیصلہ کیا تھا۔

Melchester پہنچنے کے بعد جیوڈ کو اپنی بیوی Arabella کا خط ملا۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے اس کے شوہر نے اسے محبت بھرا خط بھیجا ہے، وہ اسے تلاش کرتا ہوا لندن تک پہنچ گیا ہے، اس کے لئے ایک شاندار رہائش کا بھی بندوبست کیا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ میں اس کے پاس آجاؤں اور کاروبار میں اس کا ہاتھ بھی بٹاؤں۔ یہ خبر سن کر جیوڈ کو شدید صدمہ پہنچا، اپنے آپ کو مذہبی تعلیمات میں گم کر کے اپنے غم کو فراموش کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر جلد ہی علم ہوگیا کہ اس کے جذبات اس معزز اور نیک پیشے کا ساتھ نہیں دیتے۔ پھر بھی مذہبی کتابوں کا مطالعہ جاری رکھا اور چرچ سے متعلقہ موسیقی بھی سیکھنا شروع کر دی۔ ایک موسیقار سے ملاقات کی جس نے کہا کہ موسیقی کے بلند درجہ تک پہنچا دے گا۔ مگر جلد ہی علم ہوگیا کہ جیوڈ تو غریب انسان ہے تو اچانک ہی اس کا لہجہ تبدیل ہوا۔ تو جیوڈ شرمندہ ہو کر وہاں سے چلا گیا۔

گھر دیر سے پہنچا جہاں سیوٗ کا خط موجود تھا۔ جس نے بہت پہلے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ جیوڈ سخت پریشان تھا کہ مقررہ وقت سے بہت زیادہ دیر ہوچکی ہے، مگر پھر بھی فوری طور پر سیوٗ سے ملاقات کے لئے روانہ ہوگیا۔

چوتھا حصہ

Part IV: At Shaston

سیوٗ سے ملنے کے لئے جیوڈ پہاڑی پر واقع شاسٹن نامی خوبصورت شہر پہنچ گیا۔ مسٹر رچرڈ کام کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے تو ملازمہ نے خالی کمرے میں بٹھا دیا۔ جو پیانو کچھ عرصے کے لئے اپنی آنٹی کے گھر میں رکھوایا تھا وہ اسی کمرے میں موجود تھا۔ چرچ میں سنی گئی ایک خوبصورت دھن کو بجانے لگا۔ سیوٗ کمرے میں داخل ہوئی، آہستہ سے اس کے ہاتھ کو چھوتے ہوئے کہا کہ یہ مجھے بھی بہت اچھی لگتی ہے، ٹریننگ کالج میں مجھے بھی سکھائی گئی تھی۔ جیوڈ کے کہنے پر پیانو پر بیٹھی اور وہ دھن بجانے لگی اور دوبارہ اس کے ہاتھ کو چھوا۔ کہنے لگی کہ نا جانے میں یہ کیوں کرتی ہوں۔ جیوڈ نے جواب دیا کیوں کہ ہمارے مزاج ایک دوسرے سے بہت زیادہ ملتے ہیں۔ دونوں نے چائے پیتے ہوئے گفتگو کی۔ سیوٗ نے کہا کہ میں تمہیں چرچ دیکھنے آؤں گی تو جیوڈ نے منع کرتے ہوئے قدرے غصے سے کہا "سیوٗ بعض اوقات لگتا ہے کہ تم میرے جذبات اور محبت سے کھیل رہی ہو"۔

سیوٗ نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا، تم نے اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے کہہ دی، کتنے ظالم ہو۔ کچھ عورتوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان سے بہت محبت کی جائے اور چرچ جس شخص کو لائسنس دے کر محبت کرنے کی اجازت دیتا ہے اسے وہ محبت نہیں دے سکتیں۔ مگر تمہاری سوچ اتنی صاف ہے کہ اس بات کو نہیں سمجھ سکو گے جیوڈ۔ میں بہت اکیلی ہوں اگلے ہفتے تم نے دوبارہ آکر کر مجھ سے ملاقات کرنی ہے۔ جیوڈ نے حامی بھر لی اور وہاں سے چلا گیا۔ مگر دو دن بعد اسے خط ملا جس میں اگلے ہفتے آنے سے منع کر دیا گیا اور کہا کہ جیوڈ مجھے بھولنے کی کوشش کرو۔ جیوڈ نے جواب دیا کہ تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو میرے لئے یہ ایک سبق ہے۔

دونوں اپنے نہ ملنے کے وعدے پر قائم تھے لیکن ان کی آنٹی Drusilla Fawley کا انتقال ہو گیا۔ دونوں ہی آنٹی کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے پہنچ گئے۔ وہ شوہر کے بغیر اکیلی آئی تھی مگر کچھ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔ دفنانے کے بعد آنٹی کے گھر میں سیوٗ نے پوچھا کہ آنٹی شادی کے خلاف تھیں؟ جیوڈ نے جواب دیا ہاں اور خاص طور پر ہمارے Fawley خاندان کی شادیوں کے خلاف تھیں۔ جیوڈ مجھے بتاؤ کیا ایک عورت بہت ظالم بھی ہو سکتی ہے؟ میرا خیال تھا کہ ہم دونوں۔۔۔ جیوڈ نے جواب دیا کہ بعض اوقات مجھے لگتا ہے کہ تم میرے جذبات سے کھیل رہی ہو۔ سیوٗ کہنے لگی دراصل میں اپنی شادی سے خوش نہیں ہوں، پھر بات کو تبدیل کر کے کہنے لگی کہ مجھے چھ بجے کی ٹرین سے گھر واپس چلے جانا چاہیئے۔ جیوڈ نے جواب دیا کہ کل سے پہلے تمہاری ٹرین نہیں ملے گی، اگر اس گھر میں نہ رہنا چاہو تو ہمسائے کی عورت Mrs. Edlin کے گھر میں رہ سکتی ہو۔ اس

کے ہاتھ کو چھونا چاہا تو اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ جس پر جیوڈ نے کہا کہ میں محبت کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہا بلکہ ہم صرف کزن ہیں اس لئے۔ دراصل مجھے اپنی بیوی نظر آئی تھی میں نے اس سے ملاقات بھی کی۔ جس طرح تم اپنے شوہر کے ساتھ کرتی ہو، اسی طرح۔ سیوٗ روتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ تم اتنی جلدی مجھے کیسے بھول سکتے ہو، لیکن تم نے جس طرح مجھ سے سچ بات کی اسی طرح میں بھی بتاتی ہوں کہ اگرچہ میں اپنے شوہر کے ساتھ بطور دوست تو خوش ہوں مگر بطور شوہر مجھے پسند نہیں ہے۔ جیوڈ کے ہاتھوں میں منہ چھپا کر وہ رونے لگی۔ میرے شوہر کو میرے احساس اور جذبات کا کوئی خیال نہیں۔ سیوٗ نے رات کو ہمسائی کے گھر میں رات گزاری۔ دوسرے دن جدا ہوتے ہوئے کہا کہ اگر تم صرف بطور کزن مجھے پیار کرنا چاہو تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔ جیوڈ نے کہا کہ دیکھو یہ میری بد قسمتی تھی کہ تم سے ملنے سے پہلے میں شادی کر چکا تھا اسی لئے تم نے دوسرے شخص سے شادی کر لی۔ دونوں نے ایک دوسرے سے محبت کے اظہار کے طور پر دیر تک پیار کیا۔ جیوڈ نے اس لمحے کو زندگی کا سب سے قیمتی لمحہ محسوس کیا۔ مگر چرچ اس کے جذبات سے لاپرواہ تھا۔ ایک عورت سے مجبوری کی شادی اور دوسری سے محبت۔ کبھی ایک فیصلہ کرتا تو کبھی دوسرا۔ پھر اخلاقیات اور مذہب سے متعلق تمام کتابوں کو جمع کیا اور انہیں آگ لگا دی۔

دوسری طرف سیوٗ سوچ رہی تھی کہ اسے جذبات میں بہہ کر جیوڈ سے پیار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ شوہر نے جب ریلوے اسٹیشن پر اسے روتے ہوئے دیکھا تو سمجھا کہ آنٹی کی موت کے افسوس پر رو رہی ہے۔ سیوٗ نے پیار کرنے کے واقعے کو اپنے شوہر سے بیان کر دیا، دونوں خاموش تھے۔ شام کو جب اس کا شوہر اپنے کاغذات میں مصروف تھا تو سیوٗ نے بہت پریشانی محسوس کی۔ تھکن کا بہانہ کر کے سونے کے لئے چلی گئی۔ کام ختم کرنے کے بعد رات گئے جب شوہر سونے کے لئے آیا تو سیوٗ کمرے میں موجود نہ تھی۔ شوہر نے آواز دی تو جواب دوسرے کمرے سے آیا اور سیوٗ نے کہا کہ میں تنہا رہنے کی خواہش مند ہوں۔ دوسرے دن ناشتے کے وقت اس نے شوہر سے کہہ دیا کہ میری خواہش ہے کہ آپ سے علیحدہ کمرے میں زندگی گزاروں۔ شوہر یہ بات سن کر حیران پریشان بیٹھا رہا، پھر اس نے سوچنے کے لئے کچھ وقت مانگا۔

جس کمرے میں سیوٗ نے رہائش اختیار کی تھی ایک دن اس کا شوہر جلدی میں وہاں آیا اور اپنے کپڑے تبدیل کرنے لگا۔ سیوٗ نے خوف سے چیخ ماری اور کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دی۔ کھڑکی زمین کے قریب تھی اس لئے اسے چوٹ نہیں لگی۔ حالات کو خراب ہوتا دیکھ کر شوہر اپنے دوست Gillingham سے ملا اور اس بارے

میں گفتگو کی۔ شوہر کا خیال تھا کہ بیوی کو اس کی سوچ کے مطابق زندگی گزارنے کا حق ہے مگر دوست نے کہا کہ اس چیز کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ شوہر گھر واپس آیا اور بیوی سے کہا کہ میری اجازت ہے تم جہاں جانا چاہتی ہو جا سکتی ہو۔ بیوی کے ساتھ مل کر اس کا سامان تیار کروایا اور روتے ہوئے بیوی گھر چھوڑ کر چلی گئی۔

جیوڈ کو خط لکھ کر پہلے ہی اپنی آمد کی اطلاع دے چکی تھی اس لئے وہ ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا۔ بہترین سوٹ میں ملبوس خوبصورت لگ رہا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو حاصل کر کے خوشی محسوس کر رہے تھے۔ جیوڈ اسے لے کر اسی ہوٹل میں گیا جہاں کئی سال کے بعد اپنی بیوی سے ملاقات کرنے کے بعد اسے ٹھہرایا تھا۔ مگر ذہن میں مختلف خیالات کی وجہ سے اس بارے میں توجہ نہ دی۔ بعد میں ہوٹل کی ملازمہ نے سیوٗ کو بتایا کہ اس کے ساتھ موجود رشتے دار یہ جو کوئی بھی ہے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو لے کر بھی یہاں آیا تھا۔ جیوڈ کی واپسی پر سیوٗ نے بہت پریشانی کا اظہار کیا۔ وہ ایسے ہوٹل میں رکنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی جہاں پہلے اس کا شوہر کسی دوسری عورت کے ساتھ موجود رہا ہو۔ جیوڈ نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی اور پھر دونوں اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

دوسری طرف سیوٗ کے اپنے شوہر کو چھوڑ دینے کی وجہ سے لوگ باتیں بنا رہے تھے۔ ان کے خیال میں شوہر کی غلطی کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔ اسکول کی انتظامیہ نے کہا کہ اس کی وجہ سے اسکول کی بدنامی ہو رہی ہے اس لئے اپنا استعفیٰ پیش کر دینا چاہیئے۔ منع کرنے پر اسے نوکری سے برخاست کر دیا گیا۔ اس برخاستگی کو بھی اس نے قبول نہیں کیا اور بہت سے لوگوں کی میٹنگ بلالی۔ جہاں لوگوں کی مختلف رائے ہونے کی وجہ سے لڑائی شروع ہوئی، بہت سے لوگ زخمی ہو گئے۔ عمر بھی زیادہ تھی اور اس حادثے کا بھی ذہن پر بہت زیادہ اثر پڑا اور وہ بیمار ہو کر بستر پر پڑ گیا۔ سوچا کہ اس کی ذہنی قابلیت اور زندگی سب برباد ہو چکے ہیں۔ خراب حالت کو دیکھتے ہوئے دوست نے سیوٗ کو تمام حالات سے آگاہ کیا اور ہمدردی دکھاتے ہوئے اس نے واپس آ کر کچھ دیر کے لئے ملاقات کر لی۔

پانچواں حصہ

Part V: At Aldbrickham and Elsewhere

سیوٗ اور جیوڈ دونوں Aldbrickham میں اس طرح زندگی گزار رہے تھے جیسے میاں بیوی ہوں۔ اگرچہ دونوں کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ ایک دن دونوں باہر سیر کے لئے گئے تو بہت اچھا نظارہ تھا۔ مگر ان دونوں کی سوچیں اپنے حالات کی طرف ہی مرکوز تھیں۔ وہ اس بارے میں بھی گفتگو کر رہے تھے کہ ہمارے خاندان میں جب بھی شادی ہوتی ہے تو اختتام ٹریجیڈی پر ہی ہوتا ہے۔ شاید ایسا قسمت میں لکھا ہے یا پھر اپنی غلطیوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ جیوڈ جہاں تک ممکن تھا گھریلو کام کے ساتھ کاروباری سرگرمیاں بھی سرانجام دے رہا تھا۔ سیوٗ بھی ہر ممکن طریقے سے اس کی مدد کرنے کی کوشش کرتی۔

ایک دن وہ گھر واپس آیا تو سیوٗ نے پریشان کن طریقے سے بتایا کہ اس کی بیوی آئی تھی جو کچھ اہم معاملات پر اس سے بات کرنے کی خواہش مند تھی۔ یہ بتاتے ہوئے وہ رونے لگی تو جیوڈ اسے پیار کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اس عورت کی میرے لئے کوئی اہمیت نہیں، وہ تو دوسرے انسان سے شادی کر چکی ہے۔ مگر سیوٗ نے پریشانی کی حالت میں کھانا نہیں کھایا۔

دوسرے دن ایرابیلا دوبارہ ملنے کے لئے آئی۔ سیوٗ کے منع کرنے کے باوجود جیوڈ باہر گیا مگر اس کی بیوی کہیں نظر نہ آئی۔ سیوٗ اب پریشان ہو چکی تھی۔ ایرابیلا نے جس ہوٹل میں رہائش کا بتایا تھا وہاں اس سے ملنے چلی گئی۔ ایرابیلا نے بتایا کہ وہ کہنا چاہتی تھی کہ اپنے دوسرے شوہر کے پاس جا رہی ہے۔ دوبارہ خواہش ظاہر کی کہ جیوڈ ریلوے اسٹیشن پر اس سے آخری ملاقات کرے۔ سیوٗ ابھی بھی پریشان تھی۔ کچھ دن بعد ایک اخبار اور خط موصول ہوا۔ اخبار میں ایرابیلا اور ہوٹل کے مالک کی شادی کے بارے میں اشتہار موجود تھا۔ جبکہ خط میں حیران کن بات تحریر کی تھی لکھا تھا کہ اس نے کبھی نہیں بتایا کہ جیوڈ تم سے جدا ہونے کے آٹھ مہینے بعد سڈنی میں تمہارا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا تھا۔ اس وقت میں اپنے ماں باپ کے ساتھ موجود تھی اور بچہ ابھی بھی ان کے پاس وہاں پر موجود ہے۔ مگر انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ایک مشکل زندگی گزار رہے ہیں اور میں یہاں پر خوشحال۔ تو بچہ میرے پاس موجود ہونا چاہیئے۔ بچہ اب سمجھدار ہو چکا ہے، ماں کی تو خواہش یہی ہوتی ہے کہ بچہ اس کے پاس رہے مگر میرا شوہر اس سے شاید برداشت نہ کر سکے۔ میرے امی ابو اس بچے کو پہلے ہی میرے پاس بھجوا چکے ہیں اور میری خواہش ہے کہ باپ ہونے کے ناطے تم اسے وصول کر لو۔ شام کے وقت جب وہ دونوں سونے کے لئے جا رہے تھے تو بچہ ان کے پاس بھیج دیا گیا۔ سیوٗ نے اسے حیران ہو کر دیکھا اور رونے لگی۔

دونوں نے شادی کے بارے میں سوچا۔ زیادہ شور شرابہ نہیں چاہتے تھے اس لئے چرچ کے بجائے قانونی شادی کرنے پر رضامند ہوگئے۔ البتہ جیوڈ کی خواہش تھی کہ جہاں بچپن میں زندگی گزاری ہے وہاں کی نیک بوڑھی ہمسائی جس نے اس کی آنٹی کے آخری وقت میں بھی بہت تیمارداری کی، اس کی شادی میں شرکت کرے۔ اور وہ تینوں شادی کے لئے قانونی دفتر میں پہنچ گئے جہاں پہلے ہی ایک شادی کی کارروائی جاری تھی۔ سیوٗ نے اس وقت خواہش کا اظہار کیا کہ چرچ میں شادی کرنی چاہیئے۔ جیوڈ نہ چاہتے ہوئے بھی انکار نہ کرسکا اور وہ گھر سے باہر آ گئے۔

سیوٗ اور جیوڈ وہاں سے باہر نکل کر جس جگہ پہنچے وہاں ایک بہت بڑی نمائش جاری تھی۔ ایرابیلا اپنے شوہر کے ساتھ وہاں موجود تھی جس نے اپنے بیٹے کے ساتھ جیوڈ اور سیوٗ کو دیکھ لیا۔ اب توجہ اپنے شوہر کے بجائے ان لوگوں پر تھی۔ بھیڑ بہت زیادہ تھی، ان کا پیچھا کرتی رہی۔ سید عرفان علی ڈوٹ کوم۔ جب وہ تینوں ایک پھولوں کی دکان میں داخل ہوئے تو واپس اپنے شوہر کے پاس چلی گئی۔

ایک طرف تو جیوڈ اور سیوٗ شادی کر رہے تھے اور دوسری طرف ایک بچہ ان کے پاس آگیا تھا جو انہیں امی ابو کہہ رہا تھا۔ ہر طرف لوگ اسی موضوع پر بات کر رہے تھے۔ بچے کو اسکول میں داخل کروادیا گیا جہاں اس کے ساتھی بھی اسے اسی بات پر تنگ کرتے۔ جیوڈ چرچ میں کام کر رہا تھا مگر وہاں کی انتظامیہ کو بھی ان کے شادی شدہ ہونے پر شک ہو چکا تھا۔ اس لئے جیوڈ کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔ جس طرح سیوٗ اسکول میں پڑھانے کی اہل نہ تھی اسی طرح وہ چرچ میں کام کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تھ۔ اگزارہ کرنے کے لئے اپنے گھر کا سامان بیچ دیا۔ خراب حالات اور بدقسمتی اب ان کا پیچھا کر رہے تھی۔

کسی نئے علاقے میں زندگی گزارنے کا سوچا جہاں کوئی ان کے ماضی کے بارے میں نہ جانتا ہو۔ دور دراز کے علاقے میں جہاں بھی کام ملتا وہاں پہنچ جاتے۔ کام ختم ہونے کے بعد نئی جگہ پر قسمت آزماتے۔ ایک جگہ بارش میں کام کرتے ہوئے سخت بیمار ہو گیا تو بیکری کا سامان بیچ کر سیوٗ نے گھر کے اخراجات پورے کئے۔ اگرچہ اس کام میں آمدنی تو تھی مگر وہ بہت سنجیدہ ہو چکی تھی۔ چھوٹے سے کمرے میں وہ گزارہ کرتے۔ ایک دن اس کی ملاقات ایرابیلا سے ہوگئی جس کا شوہر وفات پا چکا تھا اور وہ ایک بہت مشکل اور غربت کی زندگی گزار رہی تھی۔ شام کو سیوٗ نے یہ تمام واقعات جیوڈ کو بتائے۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا کچھ نہ بولا۔ وقت گزرتا رہا۔ پھر انہوں نے دوبارہ Christminster میں رہائش کا فیصلہ کر لیا۔

چھٹا حصہ

Part VI: At Christminster Again

ایرابیلا سے جو بچہ آیا تھا اسے Little Father Time کے نام سے پکارتے تھے۔ اور بعد میں سیوٗ سے بھی دو بچے پیدا ہو گئے۔ Christminster میں ان کی آمد کے بعد Remembrance Day کے موقع پر اہم افراد کو اعزازی ڈگریاں تقسیم کی جا رہی تھیں۔ گھر کی تلاش میں ان لوگوں نے اسی جلوس کو دیکھا۔ جیوڈ نے اپنی ناکامی کا اندازہ لگایا تو اس کی ذہنی اذیت میں اضافہ ہو گیا۔ اسے اپنے پرانے ساتھی Tinker Taylor اور Uncle Joe بھی نظر آئے، جنہوں نے پوچھا کہ کیا تم زندگی میں کامیابی حاصل کر چکے ہو۔ تو ان تمام لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپنی ناکامی کی وجوہات کو بتایا۔ کہنے لگا کہ اس کی شدید خواہش نے اسے اس کے خوابوں سے دور کر دیا۔ وہ لوگوں کو بتا سکتا ہے کہ اس طرح زندگی نہیں گزارنی چاہیئے۔ اس کی خواہشات بہت بلند پرواز کر رہی تھیں مگر اب وہ ایک ناکام اور بیمار انسان ہے۔ ہمارے سماجی نظام میں بھی کہیں کوئی غلطی ضرور موجود ہے۔ لیکن کہاں یہ میں معلوم نہیں کر سکا۔ وہاں موجود لوگوں نے تالیاں بجاتے ہوئے اس کی گفتگو کی تعریف کی۔

سیوٗ بھی اس کی گفتگو سن کر جذباتی ہو چکی تھی۔ کہنے لگی کہ ہمیں جگہ کی تلاش کرنی چاہیئے مگر جیوڈ کی خواہش تھی کہ کچھ دیر اور کامیاب لوگوں کو دیکھے۔ ان لوگوں کے درمیان اپنے آپ کو اجنبی تصور کیا مگر پھر سیوٗ کے ساتھ جانے کے لئے رضامند ہو گیا۔ سیوٗ نے بتایا کہ اسے وہاں پر اپنا پرانا شوہر رچرڈ بھی دکھائی دیا تھا۔ بہت تلاش کے باوجود رہائش کے لئے کوئی جگہ نہ مل سکی۔ Little Father Time نے اس شہر کو ناپسند کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس کے کسی کالج میں کبھی نہیں جائے گا۔ بالآخر ایک عورت انہیں ایک کمرہ کرائے پر دینے کے لئے تیار تو ہو گئی مگر کہا کہ جیوڈ وہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ عورت نے سیوٗ سے اس کے بارے میں پوچھا تو سچ بولتے ہوئے اس نے بتا دیا کہ ابھی ان دونوں کی قانونی شادی نہیں ہوئی مگر ان کا رشتہ اور محبت میاں بیوی جیسی ہی ہے۔ عورت نے یہ بات اپنے شوہر کو بتائی تو اس نے کہا کہ فوری طور پر ان لوگوں کو نکال دو۔ عورت نے سیوٗ

کو کہا کہ ایک ہفتے میں نیا گھر تلاش کر لو۔ دوسری طرف جیوڈ اور بچہ Little Father Time رہائش کی تلاش میں دربدر دھکے کھاتے رہے مگر رہنے کے لئے کوئی جگہ نہ ملی۔ چھوٹے بچے Little Father Time نے خراب حالات کو محسوس کرتے ہوئے کہا کہ کاش وہ پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ سیوٗ نے بھی اس چھوٹے بچے کو کہتے سنا کہ اگر ہم بچے ختم ہو جائیں تو مشکلات بھی ختم ہو جائیں گی۔

دوسری صبح سیوٗ اٹھی تو اپنے بچوں کا بھی خیال تھا کہ تھکے ہوئے ہوں گے اور شوہر کا بھی۔ کیوں کہ وہ پیسے بچانے کی خاطر گھٹیا شراب خانے میں وقت گزارتا تھا۔ صبح ناشتے کے لئے وہاں پر آ گیا۔ سیوٗ بچوں کو جگانے گئی تو ایسا منظر نظر آیا جسے دیکھ کر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی۔ Little Father Time جو چلنے کے قابل تھا، اسے خراب حالات کا اندازہ ہو گیا۔ ذہنی طور پر اتنا پریشان ہوا کہ دونوں بچوں کو مارنے کے بعد خود بھی خودکشی کر چکا تھا۔ سیوٗ کی سوچیں منتشر ہو چکی تھیں اور سکون برباد۔ پھر آہستہ آہستہ حالات میں بہتری آنا شروع ہوئی۔ جیوڈ کو اچھی نوکری مل چکی تھی اور نئی جگہ پر اچھی رہائش بھی۔ سیوٗ نے زیادہ پریشانی کا احساس کرتے ہوئے جیوڈ کو تجویز پیش کی کہ انہیں خدا کے احکامات سے مقابلہ کرنے کے بجائے شادی کر لینی چاہیئے اور اگر لوگوں کو دوبارہ علم ہوا کہ وہ غیر شادی شدہ ہیں تو جیوڈ کی نوکری دوبارہ جا سکتی ہے۔ جیوڈ سمجھ چکا تھا کہ بچوں کے بہت بڑے نقصان کے بعد دماغی طور پر ان دونوں کی سوچیں بالکل متضاد سمت میں جا رہی ہیں۔ بے حد خوش رہنے والی دنیا سے مقابلہ کرنے والی اور ذہین سیوٗ بالکل تبدیل ہو چکی تھی۔ دراصل اس کے ذہن میں یہ خیال جنم لے چکا تھا کہ اپنے خدا کے سامنے اقرار کئے ہوئے شوہر کو چھوڑ کر صرف زندگی کے مزے لینے کے لئے وہ جیوڈ کے ساتھ رہ رہی ہے۔ گناہ کا احساس۔ جیوڈ نے اسے بہت زیادہ سمجھانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ دراصل جیوڈ کے ذہن میں تو خود احساس گناہ موجود تھا کہ اتنی اچھی اور فرشتوں جیسی لڑکی کے ساتھ جنسی تعلقات استوار کر لئے۔ جیوڈ نے حالات کو سنبھالنے کے لئے سیوٗ سے کہا کہ ٹھیک ہے ہم شادی کر لیتے ہیں۔ مگر جب اس نے شادی کرنے سے انکار کر دیا تو جیوڈ حیران پریشان رہ گیا۔ سیوٗ نے اقرار کیا کہ اپنے بچوں کی وفات کے بعد اسے جیوڈ سے شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ دراصل بچوں کی وفات کے بعد وہ سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ دراصل وہ اپنے پچھلے شوہر کی ہی بیوی ہے۔

ایرابیلا بھی ان سے ملنے کے لئے آ گئی، جسے جیوڈ نے خط کے ذریعے بچوں کی وفات اور تمام حالات سے آگاہ کیا تھا۔ وہ اخبارات میں بھی ساری تفصیل پڑھ چکی تھی۔ بچوں کی قبروں سے ہوتی ہوئی وہاں آئی، مگر غم زدہ نہیں

لگ رہی تھی۔ تینوں بچوں کے بجائے صرف اپنے بیٹے Father Time کے بارے میں گفتگو کرتی رہی۔ سیوٗ وہاں موجود تو تھی مگر ناراض لگ رہی تھی۔ ایرابیلا نے جانے سے پہلے بتایا کہ ماں کے انتقال کے بعد اس کا باپ آسٹریلیا سے اس کے پاس آگیا ہے اور وہ ایک ساتھ رہ رہے ہیں۔ ان دونوں کی گفتگو کے دوران سیوٗ خاموشی سے وہاں سے چلی گئی۔ جیوڈ نے تلاش کیا تو ایک عورت نے بتایا کہ وہ اکثر چرچ چلی جاتی ہے۔ جیوڈ چرچ گیا تو یہ دیکھ کر پریشان ہوا کہ وہ ایک اندھیرے حصے میں بیٹھ کر رو رہی ہے۔ چرچ کے مقدس ماحول میں بتانے لگی کہ اسے مکمل یقین ہے کہ ایرابیلا ہی اس کی اصل بیوی ہے، جبکہ اس کا اصل شوہر Richard رچرڈ ہے۔ گھر واپس جاتے ہوئے دونوں بحث کرتے رہے۔ جیوڈ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ نیکی کے نام پر وہ کوئی گناہ کا کام نہ کرے، اس سے منت سماجت بھی کی کہ اس کے چلے جانے کے بعد سخت مشکلات میں گھر جائے گا۔ شراب اور غلط عورتوں سے زندگی برباد کرلے گا۔ سیوٗ کے دل پر بہت اثر ہوا اور رونے لگی، لیکن اپنے فیصلے پر قائم رہی۔ کافی ہاؤس پہنچنے پر جیوڈ سے درخواست کی کہ اس کے لئے وہاں پر ہی رہنے کا بندوبست کر دیا جائے، کیونکہ اب وہ جیوڈ کے ساتھ ایک کمرے میں رہائش نہیں اختیار کر سکتی۔ کہنے لگی کہ ہم ابھی بھی اچھے دوست ہیں اور صرف دوست کی حیثیت میں تم ابھی بھی مجھے پیار کر سکتے ہو۔

دوسری طرف رچرڈ اپنے پرانے دوست Gillingham کے ساتھ رہائش پذیر تھا۔ اسے اگرچہ جیوڈ اور سیوٗ نظر بھی آئے مگر ان سے گفتگو نہیں کی۔ ایرابیلا نے اس سے ملاقات کی اور اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ اگرچہ وہ میاں بیوی کی طرح ہی رہ رہے ہیں مگر انہوں نے قانونی طور پر شادی نہیں کی اور اس کے اپنے الفاظ تھے کہ خدا اور چرچ کی نظروں میں وہ آپ کی ہی بیوی ہے۔ رچرڈ کے لئے یہ حیران کن خبر تھی۔ فوری طور پر اسے احتیاط کے ساتھ خط لکھا کہ وہ اب بھی اس کی راہ دیکھ رہا ہے، وہ آجائے۔ میری گرین میں اس کا استقبال کیا جائے گا۔

اور دوسرے دن سیوٗ اس کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوگئی۔ جیوڈ کی حالت اتنی خراب تھی کہ کام پر نہ جا سکا، شدید مایوسی اور ذہنی اذیت میں مبتلا تھا۔ زندگی کا مقصد فوت ہو چکا تھا۔

سیوٗ جب اپنے پرانے شوہر کے پاس پہنچی تو اس نے بہت خوش دلی کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ مگر وہ خود اتنی خوفزدہ تھی جیسے کسی کو پھانسی کی سزا سنادی گئی ہو۔ دوسرے دن چرچ میں جا کر انہوں نے دوبارہ شادی کرلی۔ پادری صاحب نے انہیں نیک اور درست راستہ اپنانے پر دل سے مبارکباد دی۔

دوسری طرف بارش کے دوران ایرابیلا بہت خراب حالت میں جس شخص سے گفتگو کر رہی تھی وہ اس کا پرانا شوہر جیوڈ ہی تھا۔ اسے بتا رہی تھی کہ اس کے باپ نے اس کی تمام رقم لینے کے بعد اسے برا بھلا کہا اور گھر سے نکال دیا ہے۔ جیوڈ نے چپ چاپ اسے گھر کے ایک علیحدہ کمرے میں رہنے کی اجازت دے دی۔ جیوڈ کے کہنے پر ہی وہ ایک دن سیوٗ کے حالات معلوم کرنے کے لئے اس کے علاقے میں چلی گئی۔ واپس آکر سینہ چھلنی کر دینے والی خبر سنائی کہ وہ دونوں شادی کر چکے ہیں، بلکہ تمہیں مکمل طور پر بھلانے کا ارادہ کر چکی ہے۔ شدید غم اور پریشانی کی حالت میں جیوڈ شراب خانے گیا اور شراب کے نشے میں غم کو بھلانے کی کوشش کی۔ ایرابیلا نے اسے وہاں پر تلاش کر لیا اور سہارا دے کر اپنے باپ کے گھر لے گئی۔ ایک طرف تو اس کی خواہش تھی کہ دوبارہ جیوڈ سے شادی کر لے اور دوسری طرف یہ علم تھا کہ وہ سیوٗ کو کتنا چاہتا ہے۔ سوچا کہ شادی کرنے تک اسے اپنے باپ کے گھر میں ہی رکھے گی اور ایک دن جیوڈ سے دوبارہ شادی کرنے میں کامیاب ہو ہی گئی۔ شادی ہونے کے باوجود جیوڈ کا ذہن دو مختلف سمتوں میں سفر کرنے کی وجہ سے پریشان تھا۔ شادی کے بعد وہ دونوں ایک نئے گھر میں منتقل ہو گئے۔ جیوڈ کی حالت ابھی بھی خراب تھی اور صحت روز بروز بگڑ رہی تھی۔

ایک روز جیوڈ نے ایرابیلا سے کہا کہ سیوٗ کو خط لکھ کر کہو کہ میں اس سے ایک مرتبہ ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ ایرابیلا نے بات کو بہت زیادہ ٹالنے کی کوشش کی مگر بالآخر شوہر کے سامنے ہار مانتے ہوئے خط لکھ تو دیا مگر اسے بھیجا نہیں۔ جیوڈ سیوٗ کا انتظار کرتا رہا۔ جب بہت دنوں تک وہ ملنے کے لئے نہیں آئی تو اپنی خراب حالت کے باوجود خود اس سے ملنے کے لئے میری گرین چلا گیا۔ مگر سیوٗ سے ملاقات کے بعد اس کی ذہنی اذیت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ واپسی کے وقت شدید بارش میں بھیگ رہا تھا، کھانسی آ رہی تھی۔ ایرابیلا نے ریلوے اسٹیشن میں ملاقات کی اور گھر لے گئی۔ اسے برا بھلا کہا کہ تم نے سیوٗ کو خط بھیجا ہی نہیں، مگر وہ خاموشی سے سب کچھ سنتی رہی۔ اس کے بعد جیوڈ کی صحت مزید خراب رہنے لگی، اپنے کمرے تک محدود ہو کر رہ گیا۔ مہینے گزرتے رہے جیوڈ Christminster میں بلند مقام حاصل کرنے کی خواہش کے بارے میں سوچتا رہتا اور کہتا کہ مجھے خبریں مل رہی ہیں کہ یونیورسٹیوں میں غریب گھروں کے بچوں کو بھی تعلیم کا موقع دینے لگے ہیں۔ ایرابیلا نے اسے کہا کہ سیوٗ کو اجازت ہے کہ آکر اس سے ملاقات کر لے مگر اس نے کہا کہ میں اس سے نہیں ملنا چاہتا۔ بوڑھی بیوہ عورت Mrs. Edlin ایک روز جیوڈ سے ملنے کے لئے آئی تو ایرابیلا نے اس چیز کو پسند نہیں کیا۔ بوڑھی عورت بتانے لگی کہ سیوٗ نے اپنے شوہر سے دوبارہ شادی کر لی ہے اور وہ اچھی زندگی گزار

رہے ہیں۔ جیوڈ کا کہنا تھا کہ وہ پہلے بہت شاندار تھی مگر اب اپنے مرتبے سے گر چکی ہے۔ مزید کہا کہ معاشرے کے رسوم ورواج اور اقتدار ان کی محبت کو برداشت نہ کر سکے اور انہیں تباہ کر دیا۔ ذہنی اذیت کے دوران سے شدید کھانسی کا دورہ پڑ گیا۔ ڈاکٹر Vilbert کو بلایا گیا۔ جب وہ گھر سے واپس جانے لگا تو نیچے موجود ایرابیلا اس سے عشق و محبت کی باتیں کر رہی تھی، شراب کی دعوت دیتے ہوئے اس کے جذبات کو بھڑکا رہی تھی۔ ڈاکٹر اسے پیار کرتا ہے۔ جس کے جانے کے بعد وہ سوچ رہی تھی کہ کمزور عورت کہ برے وقت میں کوئی سہارا موجود ہونا چاہیئے۔ جیسے ہی جیوڈ مرے گا تو دوسری شادی کر لوں گی۔

کچھ مہینے اور گزر گئے، گرمیوں کا موسم آیا۔ جیوڈ کی موت کا وقت قریب آ رہا تھا۔ ایرابیلا دیکھ رہی تھی کہ اس کی حالت خراب ہو رہی ہے لیکن پھر بھی اپنے آپ کو باہر لگے ہوئے Remembrance Week کے میلے میں جانے کے لئے تیار کیا اور چلی گئی۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ کالج کے طالب علم بھی موجود تھے۔ جیوڈ کی حالت مزید خراب ہوئی، آنکھ کھلی تو پانی مانگا، ایرابیلا کو آواز دی، سیوٗ کو بلایا مگر کوئی بھی نہیں آیا۔ باہر سے آتی ہوئی شور کی آوازیں سن کر اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ Remembrance Week ہے۔ اپنے آپ پر افسوس کرتے ہوئے کہا کہ کاش میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔

جیوڈ مر گیا۔

اسی وقت باہر ایرابیلا دوسرے مردوں کے ساتھ عشق محبت کی گفتگو کر رہی تھی۔ جیوڈ کے دوستوں کو بتا رہی تھی کہ وہ اندر سو رہا ہے۔ انہوں نے ایرابیلا کو دعوت دی کہ آؤ ہمارے ساتھ کشتیوں کی دوڑ دیکھو۔ ان کے ساتھ جانے سے پہلے وہ بھاگ کر اندر آئی تاکہ جیوڈ کو دیکھ لے۔ پتہ چل گیا کہ وہ مر چکا ہے۔ غلط وقت پر مرنے کی وجہ سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ سوچا کہ موت کی اطلاع دینے کی صورت میں میلے میں شرکت نہیں کر سکوں گی۔ باہر جا کر دوبارہ آدمیوں کو بتایا کہ جیوڈ اب تک سو رہا ہے، وہ سب لوگ کشتیوں کی دوڑ دیکھنے چلے گئے۔

ڈاکٹر Vilbert نے اس کے قریب آ کر اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال دیا۔

کچھ دیر بعد ایرابیلا نے کچھ عجیب سا احساس محسوس ہونے پر گھر واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ بہت سے مرد ابھی بھی اس کے قریب موجود تھے۔ گھر جانے سے پہلے ہی تجہیز و تدفین کرنے والے کو جیوڈ کی موت کی اطلاع دے دی۔ اسے دو دن بعد دفن کیا جانا تھا۔

جب اسے دفنایا جارہا تھا تو دور اعلی طبقے کے لوگ خوشی کا جشن مناتے ہوئے اعزازی ڈگریاں وصول کر رہے تھے۔ ایرابیلا نے بوڑھی بیوہ Edlin سے دریافت کیا کہ کیا سیوٗ آخری رسومات میں شرکت کرے گی؟ اس نے جواب دیا کہ ایک تو اس نے قسم کھائی تھی کہ ساری زندگی جیوڈ کا چہرہ نہیں دیکھے گی اور اب اس کی اپنی حالت بھی اچھی نہیں ہے، شاید اب کچھ سکون حاصل ہو جائے۔

جس پر ایرابیلا نے کہا کہ جب وہ مرنے کے بعد جیوڈ سے ملے گی تو پھر ہی اس کے دل کو سکون حاصل ہو گا۔

جیوڈ دی اوبسکیور

ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں تراجم

ایک گوگل ڈرائیو میں

تفصیلات کے لئے واٹس ایپ

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

سید عرفان علی

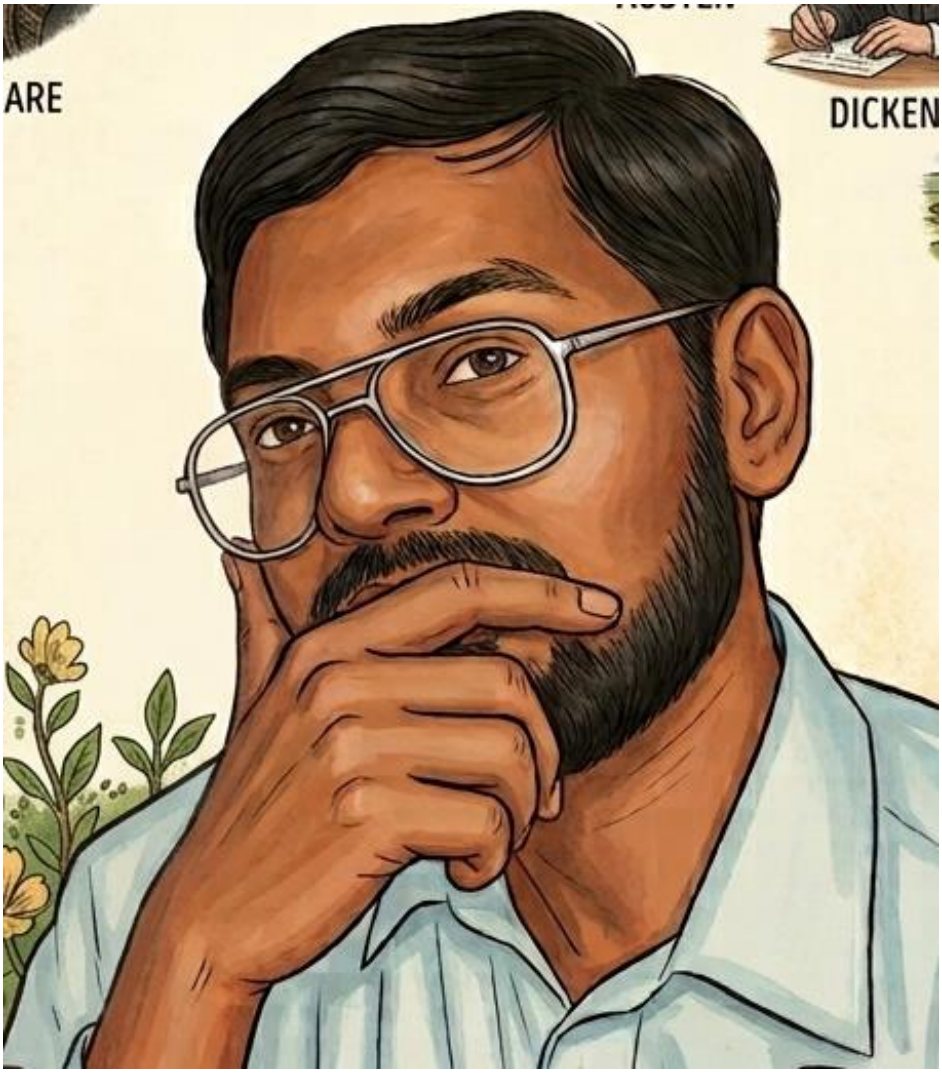

اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com
Internet Archive
https://archive.org/details/@irfan_irfan